بأ الصلوٰة وهو حي ۔
[ازالۃ الخفاء ص۲۷ ج ۲]

فائز هیں اور هیں آنکی بزرگی اور عظمۃ مرتبہ پر کامل یقین ہے ۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی ہی میں ان کو لوگوں کی نماز کا امام مقرر کر دیا تھا ۔

اس پر حضرۃ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا :

" وہ وقت ایسا تھا کہ اس فیصلہ میں ذرہ تاخیر کی جاتی تو اختلاف رونما ہونے اور اسکے بڑھ جانے کا خطرہ تھا ۔ اس لئے میں نے اس امر عظیم کا بوجھ اٹھا لیا ۔ ورنہ مجھے اس امر خلافت کے حصول کی کبھی نہ تمنی ہوئی ہے اور نہ ہی اب اس کے حصول پر راحۃ ومسرۃ اور نہ ہی مجھ میں اس بار گراں کے تحمل کی طاقت ہے ۔ اِلّا یہ کہ خدائے ذوالجلال کی تائید میرے شامل حال ہو ۔"

اگر سقیفہ بنی ساعدہ والی بیعت میں کسی قسم کی دھاندلی ہوئی ہوتی یا غیر شرعی امور کا ارتکاب ہوا ہوتا تو حضرۃ علی رضی اللہ عنہ کی جرأۃ ایمانی اور جذبۂ حق گوئی سے یہ امر بعید ہے کہ آپ اس کا اظہار نہ کرتے ۔ حضرۃ علی رضی اللہ عنہ کی خاموشی اور کسی قسم کا اعتراض نہ کرنا اور مسجد نبوی میں مجمع عام کی موجودگی میں حضرۃ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کرنا عملاً بیعۃ سقیفہ کی توثیق ہے ۔ بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صراحۃً فرمایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض الوفاۃ کے اندر حضرۃ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ فرمانا کہ "مروا ابابکر یصل بالناس" ان کی خلافت کی طرف ایک لطیف اشارہ ہے :

قال علی رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض لیالی وایاماً ینادی بالصلواۃ فیقول مُروا ابابکر یصل بالناس فلما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نظرت فاذا الصلوٰۃ علم الاسلام وقوام الدین فرضینا لدنیا

حضرۃ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کئی شب و روز بیمار رہے ان دنوں میں جب نماز کیلئے اذان ہوتی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ابوبکر کو حکم پہنچا دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفاۃ ہوگئی تو میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ نماز اسلام کا جھنڈا اور دین کا مدار رکن ہے ۔ لہذا ہم نے اپنی دنیا کی امامۃ اور

باقی ص۸ پر

حکیم محمود احمد ظفر، سیالکوٹ

سیدنا مروان بن الحکم رضی اللہ عنہما
ایک مظلوم ترین شخصیت (قسط سوئم)

ایک اور روایت میں ہے کہ سبائی سیدنا علیؓ اور سیدنا محمد بن مسلمہؓ کو امیرالمومنینؓ کے پاس لے گئے اور دونوں حضرات کی موجودگی میں سبائیوں نے اس خط کا افسانہ امیرالمومنینؓ کو سنایا اور اصرار کیا کہ یہ خط واقعی آپ نے لکھا ہے۔ آپ نے جواب میں فرمایا:

واللہ! ما کتبت ولا امرت ولا شورت ولا علمت

بخدا! نہ تو میں نے یہ خط لکھا نہ لکھنے کا حکم دیا۔ نہ میرے مشورے سے لکھا گیا اور نہ مجھے اس کا علم ہے ——— (طبری جلد ۳ صفحہ ۴۰۴)

سیدنا علیؓ کی روایت اور دوسری کئی اور روایات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ سبائی مختلف صحابہؓ کیطرف سے اپنے مؤقف کی تائید میں جعلی خط بناتے تھے اور لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے صحابہ کرامؓ کی طرف سے لکھے ہوئے یہ خط ان کو دکھاتے تھے۔ چنانچہ علامہ ابن کثیرؒ نے ایک مقام پر لکھا ہے کہ:

وزورت کتب علی لسان الصحابۃ الذین بالمدینۃ وعلی لسان علی وطلحہ والزبیر یدعون الناس الی قتال عثمان ونصر الدین وانہ اکبر الجہاد الیوم

مصر، کوفہ اور بصرہ کے سبائیوں نے آپس میں خط و کتابت کی اور مدینہ منورہ میں مقیم صحابہ کرامؓ اور سیدنا علیؓ، سیدنا طلحہؓ اور سیدنا زبیرؓ کی طرف سے جھوٹے اور جعلی خط لکھے گئے جن میں لوگوں کو سیدنا عثمانؓ سے جنگ و قتال کرنے کی دعوت دی گئی اور انہیں کہا گیا تھا کہ آج عثمانؓ سے جنگ کرنا دین کی بہت بڑی خدمت اور جہادِ اکبر ہے۔ (البدایۃ والنہایۃ جلد ۷ صفحہ ۱۷۲)

ایک اور روایت کے بارے میں امام اعمشؒ فرماتے ہیں

وفی هذا و امثالہ دلالۃ ظاہرۃ علی ان ھؤلاء الخوارج قبحھم اللہ زوروا کتباً علی لسان الصحابۃ الی الآفاق یحرضونھم علی قتال عثمان

یہ روایت اور اس قسم کی دوسری روایات اس بات پر صاف طور پر دلالت کرتی ہیں کہ ان باغیوں نے خدا اُن کا ستیاناس کرے ـــــ صحابہ کرام رضؓ کی طرف سے جعلی خطوط ملک کے مختلف حصّوں میں لکھ کر بھیجے جن میں لوگوں کو امیر المومنین سیّدنا عثمان رضؓ کے خلاف جنگ و قتال کے لئے مشتعل کیا گیا تھا۔

(البدایۃ والنہایۃ جلد ۵ صفحہ ۱۹۵)

علامہ ابن کثیر ایک اور مقام پر اس خط کے جعلی ہونے کے بارہ میں لکھتے ہیں:

ھذا کذب علی الصحابۃ انما کتبت مزورۃ علیھم کما کتبوا من جھۃ علی وطلحۃ والزبیر الی الخوارج کتباً مزورۃ علیھم انکروھا .... وھکذا زور ھذا الکتاب علی عثمان ایضاً فانہ لم یأمر بہ ولم یعلم بہ ایضاً : ـــــــــــــــ

یہ صحابہ پر ایک بہتان ہے اور یہ خط اُنکی طرف جعلی منسوب کیا گیا جس طرح اُن سبائیوں نے سیدنا علیؓ، سیّدنا طلحہؓ اور سیّدنا زبیرؓ کی طرف سے جعلی خط باغیوں کو لکھے جن کا انہوں نے انکار کیا...... اسی طرح یہ خط بھی سیّدنا عثمانؓ کی طرف جعلی منسوب کیا گیا حالانکہ نہ آپ نے اس خط کے لکھنے کا حکم دیا تھا اور نہ ہی آپ کو اس کا علم تھا۔ (البدایۃ والنہایۃ جلد ۷ صفحہ ۱۷۵)

سیّدنا عثمانؓ نے جب اِس خط کا انکار فرمایا اور حلفاً یہ کہا کہ میں نے یہ خط نہیں لکھا اور نہ اس کے لکھنے کا حُکم دیا ہے تو پھر سبائیوں کا سارا نزلہ سیّدنا مروانؓ پر گرا کہ اگر آپ نے نہیں لکھا تو پھر انہوں نے لکھا ہوگا۔ لھذا انکو ہمارے حوالے کیا جائے۔ سیّدنا مروانؓ نے بھی حلفاً کہا کہ میں نے یہ خط نہیں لکھا۔ باغیوں کے پاس اسکا کوئی جواب نہیں تھا۔ لیکن وہ تو ایک سازش کے تحت آئے تھے اور اُن کا مقصد سیّدنا عثمانؓ کو قتل کرنا تھا۔ چنانچہ ابن خلدون نے لکھا ہے:

وحلف عثمان علی ذالک فقالوا ھکذا من مروان فانہ کاتبک ـــــ محلف مروان ـــــ

"اور سیّدنا عثمانؓ نے حلفاً کہا کہ میں نے یہ خط نہیں لکھا۔ اب انہوں نے مروانؓ کے ذمّہ یہ